شوقِ حج

16-June-2022

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

16 جون، 2022ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

شوقِ حج

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿ ...حج کی سعادت کس کو ملتی ہے...؟

✿ ...حج سفرِ عشق ہے

✿ ...اپاہج (چلنے سے معذور) حاجی کا ایمان افروز واقعہ

✿ ... حقوق العباد کی ادائیگی حج کے بعد بھی ضروری ہے

✿ ...حج کے شوقین کا کام بن گیا

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامِک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

صحابیٔ رسول حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی، مُحَمَّدِ عربی صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو کوئی مسلمان میدانِ عرفات میں ٹھہرے، وہاں قبلہ کی طرف منہ کرے، پھر یہ وظیفہ 100 مرتبہ پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

پھر سورۂ اِخلاص (یعنی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پوری سورت) 100 مرتبہ پڑھے، پھر 100 مرتبہ یُوں درودِ پاک پڑھے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَعَلَیْنَا مَعَهُمْ

(تو اس کو فضیلت کیا ملتی ہے؟) سَرورِ عالم، نورِ مُجَسَّم صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک اس بندے سے خوش ہو کر فرشتوں سے فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! یہ بندہ جس نے میری تسبیح بیان کی، میری تکبیر بیان کی، میری عظمت کو بیان کیا، میری حمد و ثنا کی، میرے نبی صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر درود پڑھا، اس بندے کی جزا کیا ہے؟ پھر اللہ پاک خود ہی فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! گواہ ہو جاؤ...! بے شک میں نے اس کی مغفرت کر دی، اس کے حق میں اس کی شفاعت کو قبول کیا، اگر یہ بندہ میدانِ عرفات میں ٹھہرے ہوئے تمام لوگوں

کی شفاعت کرے تو میں اس کی شفاعت قبول کروں گا۔[1]

تیری اِک اِک ادا پر اے پیارے | سَو درودیں فدا، ہزار سلام
وہ سلامت رہا قیامت میں | پڑھ لئے جس نے دِل سے چار سلام[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیّتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت اَفْضَل ترین عَمَل ہے۔[3]

اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنّت میں داخِل کروا دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ❁ عِلْمِ دِین سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ بااَدب بیٹھوں گا ❁ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ❁ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مایوس نہ ہونے والا حاجی

حضرت مالک بن دینار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اللہ پاک کے ولیِ کامل ہیں، محبتِ الٰہی سے سرشار، عشقِ رسول سے مالامال، بہت بلند رتبہ شخصیت ہیں، آپ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے مجھے 14 سال مسلسل حج کی سعادت عطا فرمائی، میں ہر سال مکۂ مکرمہ میں حاضر ہوتا، کعبہ شریف کا طواف کرنے کی سعادت پاتا رہا۔ ہر سال میں وہاں ایک شخص کو دیکھتا، وہ خانہ کعبہ کا

---

1 ... شُعب الایمان، باب فی المناسک، جلد: 3، صفحہ: 463، حدیث: 4074۔
2 ... ذوقِ نعت، صفحہ: 170-171۔
3 ... جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

دروازہ پکڑے ہوتا، جب وہ تَلْبِیَہ (یعنی لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ) کہتا تو غیب سے آواز آتی: لَا لَبَّیْكَ (یعنی تیرا لَبَّیْكَ کہنا قبول نہیں)۔ حضرت مالک بن دینار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: 14 ویں سال میں نے اس شخص سے پوچھا: اے درویش! تُو بہرا تو نہیں ہے؟ کیا تجھے سنائی نہیں دیتا؟ لَا لَبَّیْكَ کی آواز آرہی ہے۔ اس شخص نے بڑا عشق بھرا جواب دیا، کہا: اے شیخ! میں قسم کھا کر کہتا ہوں اگر 14 سال کی بجائے میری عمر 14 ہزار سال ہو اور سال میں 1 مرتبہ کی بجائے، ہر روز ہزار مرتبہ مجھے لَا لَبَّیْكَ کہا جائے، پھر بھی میں اس دروازے کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاسکتا، میں اس دروازے پر پڑا رہوں گا کبھی اس دروازے سے سر نہیں اٹھاؤں گا۔

کس کے در پر میں جاؤں گا مولا | گر تُو ناراض ہو گیا یارَبّ!

حضرت مالک بن دینار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ابھی میں اس شخص کے ساتھ مصروفِ گفتگو تھا کہ اچانک آسمان سے کاغذ کا ایک ٹکڑا اس درویش کے سینے پر گرا اُس نے وہ کاغذ میری طرف بڑھایا۔ میں نے پڑھا، اس میں لکھا تھا: اے مالک بن دینار! تُو میرے بندے کو مجھ سے جدا کرتا ہے، تُو سمجھتا ہے کہ میں نے اس کے 14 سال کے حج قبول (***Accept***) نہیں کیے؟ ایسا نہیں ہے، بلکہ اس مُدّت میں آنے والے تمام حاجیوں کے حج بھی اس کی پکار ہی کی برکت سے قبول ہوئے ہیں۔ (1)

یَا اللہُ یَا رَحْمٰنُ | یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ
بخش دے بخشے ہوؤں کا صدقہ | یا اللہ مِری جھولی بھر دے

اے عاشقانِ رسول! حج کے ایام قریب ہیں خوش بخت لوگ جنہیں حج کی

(1) ...عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، صفحہ: 96۔

سعادت کا مُژدَہ مل چکا ہے ۞ وہ حج کی تیاریوں میں مصروف ہوں گے ۞ قافلے سوئے حرم روانگی کو تیار ہوں گے ۞ پروازیں (**Flights**) اُڑنا شروع ہو چکی ہیں اور خوش نصیب عاشقانِ رسول جُوق در جُوق حرمِ پاک میں پہنچنے لگے ہیں ۞ اللہ پاک ہمیں بھی یہ عظیم سعادت نصیب کرے ۞ ہم بھی اِحرام باندھیں ۞ حرمِ پاک پہنچیں ۞ کعبہ مقدّسہ کی خوبصورت مہکی مہکی فضاؤں میں سانس لینے کی سعادت ملے ۞ کعبہ شریف کے پُر نور نظاروں سے آنکھیں ٹھنڈی کر پائیں ۞ کبھی مُلتَزَم (یعنی خانۂ کعبہ میں وہ حصہ جو دروازۂ کعبہ اور حجرِ اسود کے درمیان واقع ہے اس) کو چُومیں ۞ کبھی حجرِ اسود کے بوسے لیں ۞ کبھی میزابِ رحمت کے نیچے نفل پڑھنے کی سعادت نصیب ہو ۞ مِنٰی، عرفات، مُزدَلفہ میں جانا اور لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ کی صدائیں بلند کرنا نصیب ہو جائے۔

یا خدا ایسے اَسباب پاؤں	کاش مکے مدینے میں جاؤں
مجھ کو اَرمان حج کا بڑا ہے	یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے[1]

اور امیرِ اہلسنت حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں:

بڑا حج پہ آنے کو جی چاہتا ہے	بُلاوا اب آ ئیگا کب یا الٰہی!
مَیں مکّے میں آؤں مدینے میں آؤں	بنا کوئی ایسا سَبب یا الٰہی![2]

اللہ پاک ہم سب کو حج اور عمرہ کرنے کی، اور مدینہ مُنَوَّرَہ میں بار بار، بار بار، بار بار باادب حاضری کی سَعادت نصیب کرے، کاش...! ہم مکے میں جائیں، مدینے میں جائیں پھر آئیں،

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:137۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:107۔

پھر جائیں، پھر آئیں پھر جائیں، کاش...! آخر مدینے ہی میں دو گز زمیں کا ٹکڑا نصیب ہو جائے۔

مجھے مرنا ہے آقا گنبدِ خضرا کے سائے میں | وطن میں مَر گیا تو کیا کروں گا یارسولَ اللہ!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حج کی سعادت کس کو ملتی ہے...؟

اللہ پاک قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَ اَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ (پارہ:17، سورۂ حج:27)

ترجمہ کنزُالایمان: اور لوگوں میں حج کی عام ندا کر دے۔

مفسرینِ کرام اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: کعبہ شریف جس مقام پر اب ہے پہلے بھی یہیں تھا، جب حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے مبارک دور میں طوفان (**Storm**) آیا، اس وقت کعبہ شریف کو اٹھا لیا گیا، پھر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے مبارک دور میں اللہ پاک نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا: اے ابراہیم! بیتُ اللہ شریف کی تعمیر کیجئے! حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام مکہ مکرمہ تشریف لائے، آپ نے کعبۃُ اللہ شریف کی تعمیر کی، حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام جو آپ کے شہزادے ہیں، انہوں نے آپ کے ساتھ آپ کی مُعاوَنَت (**Help**) کی، دونوں باپ بیٹے نے کعبہ شریف کی تعمیر کو مکمل کیا، جب تعمیر مکمل ہو گئی۔ تو اللہ پاک نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا: اے ابراہیم! اب آپ حج کا اعلان کر دیجئے! لوگوں کو پکاریئے کہ وہ حج کے لیے آئیں۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے عَرض کیا: یا اللہ پاک! میری آواز کہاں تک پہنچ پائے گی...؟ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: عَلَیْكَ الْاَذَانُ وَعَلَیَّ الْبَلَاغُ اے ابراہیم! آپ کا کام اعلان کر دینا ہے، لوگوں تک آواز پہنچانا ہمارا

کام ہے۔اب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کوہِ صفا پر اور ایک روایت کے مطابق جَبَلِ اَبُوقُبَیْس پر تشریف لائے، پہلے آپ نے تَلبِیَہ (یعنی لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك)پڑھا، روایات میں ہے: حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے تَلبِیَہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی، تَلبِیَہ پڑھنے کے بعد حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے لوگوں کو پکارا: یَااَیُّھَاالنَّاسُ !اے لوگو! اِنَّ اللهَ كَتَبَ عَلَيْكُمْ حَجَّ الْبَيْتِ الْعَتِيْق بے شک اللہ پاک نے تم پر اس بیتِ عتیق(یعنی کعبہ شریف)کا حج فرض کیا ہے۔ایک روایت میں ہے: آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے یوں اعلان کیا: اِنَّ اللهَ يَدْعُوْكُمْ اِلٰى حَجِّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ اے لوگو! بے شک اللہ پاک تمہیں حج بیت اللہ کی طرف بلاتا ہے، لِيُثِيْبَكُمْ بِهِ الْجَنَّةَ تاکہ حج کے ثواب میں تمہیں جنت عطا فرمائے وَيُخْرِجَكُمْ مِنَ النَّارِ اور تمہیں حج کی برکت سے جہنّم سے آزاد کر دے۔

روایات میں آتا ہے کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی حیاتِ ظاہری میں جب کعبہ شریف کی تعمیر کی تو اس وقت آپ نے یہ اعلان کیا لیکن اللہ کریم کی قدرت اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا معجزہ ہے کہ آپ کی یہ آواز قیامت تک آنے والے لوگوں نے سُنی اور جو خوش نصیب(*Lucky*)تھے انہوں نے اس آواز پر لَبَّیْك کہا۔(1)

حضرت امام مجاہد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے اس وقت لَبَّیْك کہا تھا وہی زندگی میں حج کی سعادت پاتا ہے، جس نے ایک مرتبہ لَبَّیْك کہا تھا وہ ایک مرتبہ حج کرتا ہے، جس نے دو مرتبہ لَبَّیْك کہا تھا وہ دو مرتبہ حج کرتا ہے اور جس نے زیادہ مرتبہ لَبَّیْك کہا تھا وہ زیادہ مرتبہ حج کی سعادت پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔(2)

---

1 ...تفسیر کبیر، پارہ:17، سورۂ حج، تحت الآیۃ:27، 8/219ملتقطاً۔
2 ...تفسیر کبیر، پارہ:17، سورۂ حج، تحت الآیۃ:27، 8/220۔

پیارے اسلامی بھائیو! پتا چلا کہ آج جو حاجی حج کی سعادت پاتے ہیں، پیسہ خرچ کرتے ہیں، سفر کی مشقت برداشت کرتے ہیں، طوافِ کعبہ کی سعادت پاتے ہیں، مِنیٰ میں، میدانِ عرفات میں ٹھہرتے ہیں، مزدلفہ کا قیام کرتے ہیں، صفامروہ پر دوڑتے اور مشقت برداشت کرتے ہیں، یہ عملی طور پر (**Practically**) اس بات کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں کہ ہم بھی ان خوش نصیبوں میں شامل ہیں، جنہوں نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی پکار پر لَبَّیْك کہا تھا۔

حج کس پر فرض ہے...؟

اے عاشقانِ رسول! حج ہر صاحبِ استطاعت مسلمان پر فرض ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًاؕ (پارہ:4، سورۂ آلِ عمران:97)

ترجمۂ کنزُالایمان: اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے۔

پتہ چلا جو شخص کعبہ شریف تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہے، اس پر حج فرض ہے۔ سرورِ عالم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے استطاعت کی تفسیر زَادُ اور رَاحِلَہ سے کی، راحِلہ کا مطلب: سواری، زاد کا مطلب: سفر کا خرچ۔ علمائے کرام فرماتے ہیں: جس کے پاس اتنا مال ہے کہ گھر سے چل کر مکہ مکرمہ پہنچے، وہاں قیام کے اخراجات، وہاں سے واپسی کے اخراجات اور جتنے دن حج پر لگیں گے ان ایام کا گھر والوں کا خرچہ اس کے پاس موجود ہو، راستہ بھی پر امن (**Peaceful**) ہو تو اس پر حج فرض ہو جاتا ہے۔[1] اور یاد رکھئے! حج فرض ہو جانے کے بعد فوراً حج کر لینا ضروری ہے، یعنی اس میں ٹال مٹول کرنا کہ ✽ آئندہ سال چلا جاؤں گا ✽ بیٹیوں کی شادی کر لوں اس کے بعد حج کے لئے جاؤں گا ✽ ابھی

1 ... خزائن العرفان، پارہ:4، سورۂ آلِ عمران، تحت الآیۃ:97، صفحہ:126۔

کاروباری معاملات اٹکے ہوئے ہیں یہ پورے کر لوں پھر حج کے لئے جاؤں گا، یہ انداز قطعاً درست نہیں ہے۔

قرض لے کر حج کرے

علما فرماتے ہیں: اگر کسی شخص پر حج فرض ہو گیا، لیکن وہ حج پر گیا نہیں، ٹال مٹول کرتا رہا، موخر کرتا رہا، اس سال نہیں اگلے سال چلا جاؤں گا، اُس سے اگلے سال چلا جاؤں گا، ابھی بڑی زندگی پڑی ہے پھر چلا جاؤں گا، یوں کرتا رہا پھر اس پر غربت آگئی تو اب بھی اس پر حج فرض ہے، ایسی صُورت میں اس پر لازم ہے کہ قرض لے کر حج پر جائے، اللہ پاک اس کے قرض (Loan) کا انتظام فرمادے گا۔(1)

فرض حج نہ کرنے کی وعید

اے عاشقانِ رسول! جو شخص فرض ہونے کے باوجود حج نہیں کرتا، وہ نہایت نقصان میں ہے۔ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علی المرتضی، شیر خدا رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی مُحَمَّد عربی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو بندہ زاد اور راحلہ (یعنی سواری اور سفر خرچ) کا مالک ہو جس کے ذریعے وہ مکہ مکرمہ تک پہنچ سکے، اس کے باوجود اگر وہ حج نہ کرے تو چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔(2)

اَللہُ اَکْبَرْ! **اے عاشقانِ رسول!** غور فرمایئے! کیسی سخت وعید ہے، ہمارے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن (یعنی تمام جہانوں کے لئے رحمت) ہیں، لوگوں کا ایمان قبول کر لینا، آپ کو انتہائی پسند ہے، جب کفار کلمہ نہیں پڑھتے تھے، قرآنی آیات پر

---

1 ...وقار الفتاوی، جلد: 2، صفحہ: 442 ملتقطاً۔
2 ...ترمذی، کتاب الحج، صفحہ: 223، حدیث: 812۔

ایمان نہیں لاتے تھے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہت غمگین ہو جایا کرتے تھے، رحمتِ عالم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو کافروں کے کلمہ نہ پڑھنے سے بھی غمگین ہوتے ہیں، وہ ایک مسلمان کے لیے ارشاد فرماتے ہیں: حج فرض ہونے کے باوجود اگر وہ حج نہیں کرتا، تو وہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ اس حدیثِ پاک کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ جو حج کا تارِک ہے (یعنی جو حج فرض ہونے کے باوجود نہیں کرتا) اس کی موت میں اور یہود و نصاریٰ کی موت میں کوئی فرق نہیں ہے، اللہ پاک تارکِ حج سے بھی ناراض ہے، یہود و نصاریٰ سے بھی ناراض ہے۔ ہاں! دونوں ناراضیوں میں فرق ہے۔ اور اگر کوئی ایسا شخص ہے جو حج کرتا بھی نہیں ہے اور حج کی فرضیت کا بھی انکار کرتا ہے تو وہ بندہ کافر ہو جائے گا اور اس کے اور اہلِ کتاب کے کفر میں کوئی فرق نہیں رہے گا۔[1]

شَرَف دے حج کا مجھے میرے کبریا یارب! | روانہ سُوئے مدینہ ہو قافِلہ یارب!
دکھا دے ایک جھلک سبز سبز گنبد کی | بس اُن کے جلووں میں آجائے پھر قضا یارب!
بَوقتِ نَزع سلامت رہے مِرا ایماں | مجھے نصیب ہو کلمہ ہے التجا یارب![2]

حج سفرِ عشق ہے

اے عاشقانِ رسول! حج کرنا بڑی سعادت ہے، جس پر حج فرض ہے وہ تو حج کے لئے جائے ہی جائے اور جو فرض حج ادا کر چکا ہے، اگر اللہ پاک نے وُسعت دی ہے، مال و دولت

---

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد:4، صفحہ:94۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:87 ملتقطاً۔

سے نوازا ہے تو اسے چاہئے کہ نفل حج کے لئے جائے بلکہ ممکن ہو تو ہر سال جائیں، بار بار جائیں، جن کو اللہ پاک نے توفیق بخشی ہے، وہ حج کے ایام کا انتظار نہ کریں، عمرہ کے لئے چلے جایا کریں، حرمِ پاک کی فضاؤں میں سانس لینا بھی کوئی کم سعادت نہیں ہے۔

یاد رکھئے! دین کی بنیاد محبتِ الٰہی اور عشقِ رسول پر رکھی گئی ہے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّۃَ لَہٗ سن لو...! اس کا کوئی ایمان نہیں جس کے دل میں محبتِ حق کا چراغ نہیں جلتا، دین کی بنیاد محبتِ الٰہی اور عشقِ رسول پر رکھی گئی ہے اور حج سراپا سفرِ عشق ہے ❁ بندہ حج کرنے کے لئے جاتا ہے تو بغیر سلے کپڑے (یعنی اِحْرام) پہن لیتا ہے ❁ کعبہ شریف کے گرد چکر لگاتا ہے ❁ صفا مروہ کے درمیان دوڑتا ہے ❁ مِنیٰ میں جا کر قربانی کرتا ہے ❁ میدانِ عرفات میں ٹھہرتا ہے ❁ مزدلفہ میں قیام کرتا ہے ❁ جمرات کے مقام پر شیطان کو کنکریاں مارتا ہے، یہ وہ کام نہیں ہیں جو عقل میں آسکیں، صرف و صرف عشق ہی ان کاموں کو سمجھ سکتا ہے، لہٰذا حج اَوَّل سے آخر تک عشق و محبت کا سفر ہے، اس سفر پر وہی جاتا ہے، اس سفر کا شوق اسی کو تڑپاتا ہے جس کے دل میں محبتِ اِلٰہی اور عشقِ رسول کے چراغ جل رہے ہوتے ہیں بلکہ جنہیں عشق و محبت کی دولت نصیب ہے، وہ تو سَر کے بَل جانا بھی غنیمت سمجھتے ہیں۔

اپاہج حاجی کا ایمان افروز واقعہ

حضرت شفیق بلخی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میں مکہ مکرمہ حج کے لیے جا رہا تھا راستے میں ایک شخص دیکھا، اپاہج ہے، چلنے پھرنے سے معذور ہے، گِھسٹ گِھسٹ کر مکہ مکرمہ کی طرف چلا جا رہا ہے۔ مجھے بہت حیرت ہوئی کہ یہ کیسا عجیب شخص ہے، چلنے سے معذور ہے

پھر بھی کس شوق اور وارَفتگی کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف جارہا ہے۔

میں اس کے قریب گیا اور پوچھا: بھائی! کہاں سے آئے ہو؟ کہنے لگا: میں سمرقند سے آرہا ہوں۔(سمرقند اُزْبِکِسْتَان کا ایک صوبہ ہے اور موجودہ نقشے کے مطابق سمرقند سے مکہ مکرمہ کا فاصلہ تقریباً 4ہزار 4سو17 کلومیٹر ہے) اتنا طویل سفر اور وہ شخص چلنے سے معذور گِھسٹ گِھسٹ کر جارہا ہے۔ حضرت شفیق بلخی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: مجھے بڑی حیرت ہوئی اور میں نے اُس سے پوچھا: کتنا عرصہ ہوا سمرقند سے چلے ہوئے؟ کہنے لگا: 10 سال ہو چکے ہیں۔ اب تو تعجب اور حیرانی کی انتہا نہ رہی، حضرت شفیق بلخی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ حیرت میں ڈوب کر ٹکٹکی باندھ کر اُس خوش نصیب عاشقِ رسول کی طرف دیکھنے لگے۔ اُس نے پوچھا: اے شفیق! کیا دیکھتے ہو؟ فرمایا: میں تمہاری کمزوری اور سفر کی درازی سے بہت حیران ہوں، اُس خوش نصیب عاشقِ رسول نے بڑا پیارا جواب دیا، کہنے لگا: اے شفیق بلخی! سفر کی دوری کو میرا شوق قریب کردے گا اور جہاں تک بات ہے میری کمزوری کی تو میری کمزوری کا سہارا میرا مالک و مولا ہے۔(1)

فاصلوں کو تکلُّف ہے ہم سے اگر | ہم بھی بے بس نہیں بے سہارا نہیں
خود اُنہی کو پکاریں گے ہم دور سے | راستے میں اگر پاؤں تھک جائیں گے

سُبْحٰنَ اللہ! اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے اپاہج حاجی کا جذبہ کیسا زبردست ہے، اپاہج (یعنی چلنے سے معذور) ہونے کے باوجود گِھسٹ گِھسٹ کر کعبہ شریف کی زیارت کے شوق میں چلا جارہا ہے، 10 سال سے مکہ مکرمہ کی طرف رواں دواں تھا، اس کے

(1) ...عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، صفحہ: 124۔

جذبے اور ہمت پر لاکھوں سلام، صد ہزار آفرین اُس کے جذبہ اور شوق پر۔ اِس واقعہ میں ہمارے لئے بھی بڑی عبرت ہے، وہ نادان مسلمان جو صحت مند اور تندرست ہونے کے باوجود، مال ودولت ہونے کے باوجود، استطاعت کے باوجود سفرِ حج کی سعادت حاصل نہیں کرتا۔ اَپاہج حاجی گِھسٹ گِھسٹ کر جا رہا تھا، اسے گھر سے نکلے 10 سال ہو گئے تھے، اب بھی سفر میں تھا اور نادان مسلمان صرف چند گھنٹوں کا سفر کرنے کے لئے بھی ہمت نہیں کرتا۔

کاش! ہمیں شوقِ حج نصیب ہو، کاش...! ہمارے دل میں بھی محبتِ الٰہی اور عشقِ رسول کی شمع یوں جلے کہ ہم سب کچھ چھوڑیں اور اللہ و رسول کے حکم پر عمل کرتے ہوئے حج فرض ہو تو حج کے لیے جائیں، اگر فرض نہ ہو اور اللہ نے نفل حج کی استطاعت بخشی ہو تو کاش! بار بار جائیں۔

شَرَف دے حج کا مجھے میرے کبریا یارَبّ! | روانہ سُوئے مدینہ ہو قافِلہ یارَبّ!

دِکھا دے ایک جھلک سبز سبز گنبد کی | بس اُن کے جلووں میں آجائے پھر قضا یارَبّ!

بَوقتِ نَزع سلامت رہے مِرا ایماں | مجھے نصیب ہو توبہ ہے اِلتجا یارَبّ![1]

اللہ پاک اس اَپاہج حاجی کے صدقے ہمیں بھی شوقِ حج نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

آیئے! شوقِ حج بڑھانے کے لئے حج کے فضائل سنتے ہیں:

حج کرنے کے فضائل پر 3 احادیثِ مبارکہ

(1): حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنہ سے روایت ہے، اللہ کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی

[1] ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 87 ملتقطاً۔

اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو بندہ کعبہ شریف کا حج کرے، اس دوران نہ فُحش باتیں کرے، نہ ہی گناہ کا کام کرے تو رَجَعَ کَمَا وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ وہ ایسے لوٹ جائے گا جیسے اس کی ماں نے اسے جنا ہے۔[1] (2): بخاری شریف کی حدیث پاک میں ہے: اَلْعُمْرَۃُ اِلَی الْعُمْرَۃِ کَفَّارَۃٌ لِّمَا بَیْنَهُمَا ایک عمرہ دوسرے عمرے تک درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے وَالحَجُّ المَبْرُوْرُ لَیْسَ لَہٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّۃُ اور مقبول حج کی جزا صرف و صرف جنّت ہے۔[2] (3): مسلم شریف کی حدیث پاک ہے، نبی رحمت، شفیعِ اُمَّت صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِنَّ الْحَجَّ یَھْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَہٗ بے شک حج پہلے کے گناہوں کو معاف کروادیتا ہے۔[3]

حقوق العباد کی ادائیگی حج کے بعد بھی ضروری ہے

اے عاشقانِ رسول! معلوم ہوا ایمان اور نیک اعمال گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہیں، علما فرماتے ہیں: عمرہ کرنے سے گُناہِ صغیرہ معاف ہو جاتے ہیں اور مقبول حج میں گناہِ کبیرہ کی معافی کی بھی پختہ اُمید ہے۔

یہاں یہ خیال رہے کہ حج کی برکت سے گناہ مٹتے ہیں، حقوق العباد سے خلاصی نہیں ہوتی، مثلاً کسی نے قرض لیا تھا، قرض کی ادائیگی میں اس نے دیر کی، تو اس تاخیر کا گناہ حج کرنے سے معاف ہو جائے گا، لیکن جو رقم لی ہوئی ہے وہ واپس لوٹانی ہی پڑے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...بخاری، کتاب الحج، باب فضل الحج المبرور، صفحہ:423، حدیث:1521۔
2 ...بخاری، کتاب العمرۃ، صفحہ:475، حدیث:1773۔
3 ...مسلم، کتاب الایمان، باب کون الاسلام یھدم، صفحہ:63، حدیث:121۔

حاجی 400 افراد کی شفاعت کرے گا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ عنہ روایت کرتے ہیں: اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صلی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: حاجی اپنے اہل خانہ میں سے 4 سو افراد کی شفاعت کرے گا اور حاجی گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ (1)

حاجی کے لئے بخشش کی بشارت

حضرت ابو ذَر غفاری رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صلی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ پاک کے نبی حضرت داؤد علیہِ السّلام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کیا: یا اللہ پاک! جو تیرے بیت (یعنی کعبہ شریف) کی زیارت کے لئے آئیں، ان بندوں کے لئے کیا اجر ہے؟ اللہ پاک نے فرمایا: اے داؤد! بے شک جو میرے کعبہ کا حج کریں، میرے ذِمۂ کرم پر ہے کہ میں ان کو دنیا میں معاف کر دوں اور (قیامت کے دِن) جب وہ مجھ سے ملیں تو میں ان کی بخشش فرمادوں۔ (2)

اللہ کے رسول، رسولِ مقبول صلی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب عرفہ کا دن ہوتا ہے، اللہ پاک فرشتوں کے سامنے فخر فرماتا ہے، ارشاد ہوتا ہے: اے فرشتو! میرے بندوں کو دیکھو! وہ پراگندا حال، بکھرے بالوں کے ساتھ دُور دُور سے آئے ہیں، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں بے شک میں نے ان کو بخش دیا۔ فرشتے عَرض کرتے ہیں: اے اللہ پاک! اِن میں گناہ گار بھی ہیں تو اللہ پاک فرماتا ہے: بے شک میں نے اُن کو بھی بخش دیا۔ (3)

---

1 ... مسند بزار، جلد:8، صفحہ:170، حدیث:3196۔

2 ... معجم اوسط، جلد:4، صفحہ:297، حدیث:6037۔

3 ... کنزالعمال، کتاب الحج، جُز:5، جلد:3، صفحہ:29، حدیث:12098۔

یا اَللّٰہُ یا رَحْمٰنُ	یا حَنَّانُ یا مَنَّانُ
بخش دے بخشے ہوؤں کا صدقہ	یا اَللّٰہ مِری جھولی بھر دے

حج کمزوروں کا جہاد ہے

شہیدِ کربلا حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے: ایک مرتبہ ایک شخص اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عَرْض کیا: یا رسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں بہت کمزور ہوں، جِہاد پر نہیں جا سکتا، اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: هَلُمَّ اِلٰى جِهَادٍ لَا شَوْكَةَ فِيهِ: اَلْحَجِّ تم اس جہاد کی طرف بڑھو! جس میں کانٹے کا خطرہ نہیں یعنی حج ادا کیا کرو۔ (1)

حجِ مَبْرُور کی فضیلت

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حَجَّةٌ مَّبْرُوْرَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا حجِ مَبْرُور یعنی مقبول حج دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سب سے بہتر ہے وَحَجَّةٌ مَّبْرُوْرَةٌ لَيْسَ لَهَا جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّة اور مقبول حج کی جزا صرف و صرف جنّت ہی ہے۔ (2)

حجِ مَبْرُور کسے کہتے ہیں؟

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: **حجِ مَبْرُور** سے مراد وہ حج ہے: جس میں گناہ سے بچا جائے، یا وہ حج جس میں رِیا و نام و نُمود سے پرہیز ہو، یا وہ حج جس کے بعد حاجی مرتے وقت تک گناہوں سے بچے، حج برباد کرنے والا کوئی عمل نہ کرے۔ (3)

---

(1)... معجم اوسط، جلد:3، صفحہ:190، حدیث:4287۔
(2)... احیاء علوم الدین، کتاب اسرار الحج، جلد:1، صفحہ:317۔
(3)... مرآۃ المناجیح، جلد:5، صفحہ:727۔

سفرِ حج میں مرنے والے کی فضیلت

پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو حج کے لئے نکلا اور فوت ہو گیا تو قیامت تک اُس کے لئے حج کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور جو عمرہ کے لئے نکلا اور فوت ہو گیا اُس کے لئے قیامت تک عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا۔(1)

روزانہ 120 رحمتیں نازِل ہوتی ہیں

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عنہما روایت کرتے ہیں: اللہ کے رسول، رسولِ مقبول صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک حاجیوں پر روزانہ 120 رحمتیں نازل فرماتا ہے، ان میں سے 60 رحمتیں طواف کرنے والوں کے لئے ہیں، 40 رحمتیں کعبہ شریف کے قریب نماز پڑھنے والوں کے لئے ہیں اور 20 رحمتیں کعبہ کی زیارت کرنے والوں کے لئے ہیں۔(2)

شیطان حقیر و ذلیل ہو جاتا ہے!

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے: رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: شیطان سب سے زیادہ حقیر سب سے زیادہ ذلیل اور سب سے زیادہ غُصّے میں صرف عَرَفہ کے دن دیکھا جاتا ہے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ عَرَفہ کے دن میدانِ عَرَفات میں وقوف کرنے والوں پر اللہ پاک کی رحمتیں چھما چھم برستی ہیں اور اللہ پاک ان کے بڑے بڑے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔(3)

---

1 ...مسند ابی یعلیٰ، مسند ابو ہریرۃ، جلد:5، صفحہ:44، حدیث:6350۔
2 ...شُعب الایمان، باب فی المناسک، جلد:3، صفحہ:455، حدیث:4051۔
3 ...کنز العمال، کتاب الحج، جزء:5، جلد:3، صفحہ:29، حدیث:12101۔

حاجی سے دُعائے مغفرت کرواؤ!

ایک حدیثِ پاک میں ہے نبیِّ اکرم ،نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود حاجیوں کے لئے دعا کی: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْحَاجِّ اے اللہ حاجیوں کی مغفرت فرما،وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَهُ الْحَاجُّ اور اس کی بھی بخشش فرما جس کے لئے حاجی دعائے مغفرت کرتا ہے۔[1]

ایک روایت میں ہے: اَلْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ، وَفْدُ اللهِ اِنْ دَعَوْهُ اَجَابَهُمْ، حاجی اور عمرہ کرنے والے اللہ پاک کا وفد ہیں،اگر یہ رَبّ سے دُعا کریں اللہ قبول فرماتا ہے وَاِنِ اسْتَغْفِرُوْهُ غَفَرَ لَهُمْ اور اگر یہ اللہ پاک سے بخشش چاہیں اللہ ان کو بخش دیتا ہے۔[2]

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسولِ اکرم ،نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم حاجی سے ملو تو اسے سلام کرو اس سے ہاتھ ملاؤ اور اس کے گھر پہنچنے سے پہلے پہلے اس سے مغفرت کی دعا کرواؤ،بے شک وہ بخشا ہوا ہے۔[3]

سوال بھی خود بتائے اور جواب بھی دیئے

ابن حَبّان کی روایت ہے،ایک مرتبہ ایک انصاری صحابی پیارے آقا،مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں کچھ سوال پوچھنے کے لئے حاضر ہوئے، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:اگر تم چاہو تو تم مجھ سے سوال کرو!اور اگر چاہو تو میں ہی تمہیں تمہارے سوال بھی بتاؤں اور ان کے جواب بھی بتا دوں۔ صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ ہی ارشاد فرمایئے کہ میں کیا پوچھنے آیا ہوں؟

---

1 ...مستدرک،کتاب المناسک،جلد:2،صفحہ:84،حدیث:1654۔
2 ...ابن ماجہ،کتاب المناسک،صفحہ:469،حدیث:2892۔
3 ...جامع صغیر،صفحہ:58،حدیث:847۔

آقا کریم، رؤوف رَّحیم صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تم پوچھنے آئے ہو کہ ❁ جب حاجی اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اس کے لئے کیا ثواب ہے؟ ❁ جب وہ میدانِ عرفات میں ٹھہرتا ہے تو اس کے لئے کیا ثواب ہے؟ ❁ جب وہ رمیِ جمرات کرتا (یعنی شیطانوں کو کنکر مارتا) ہے تو اُس کے لئے کیا ثواب ہے؟ ❁ جب حاجی سر منڈواتا ہے تو اس کے لئے کیا ثواب ہے؟ ❁ جب حاجی آخری طواف پورا کرلیتا ہے تو اس کے لئے کیا ثواب ہے؟ انصاری صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ پاک کے نبی صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اُس ذات کی قسم! جس نے آپ کو سچا نبی بناکر بھیجا، بے شک آپ نے سارے سوال درست ارشاد فرمائے، اب ان کے جواب بھی عطا فرما دیجئے، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب حاجی اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اس کی سواری کے ہر قدم کے بدلے اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور اس کا ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے، جب وہ میدانِ عرفات میں ٹھہرتا ہے تو اللہ پاک اپنی شان کے لائق آسمانِ دنیا پر تجلی فرماتا ہے اور فرماتا ہے: اے فرشتو! گواہ ہو جاؤ! میں نے ان کے گناہ معاف کردیئے اگرچہ بارش کے قطروں (**Rain drops**) اور ریت کے ذروں کے برابر ہوں۔

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مزید فرمایا: جب حاجی رمیِ جمرات کرتا (یعنی شیطانوں کو کنکر مارتا) ہے تو قیامت تک اس کا ثواب کوئی نہیں جان سکتا، جب وہ اپنا سر منڈواتا ہے تو اس کے سر سے گرنے والے ہر بال کے بدلے قیامت کے دن نور ہو گا اور جب حاجی کعبہ شریف کا آخری طواف کرتا ہے تو گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسا اُس دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔[1]

---

1 ... صحیح ابن حبان، کتاب کتاب الصلاۃ، صفحہ: 586، حدیث: 1887۔

سُبْحٰنَ اللّٰہ! پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! حج کرنے کے کیسے زبردست فضائل ہیں ❁ حاجی گھر سے نکلتا ہے تو اس کے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے ❁ ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے ❁ میدانِ عرفات میں اس کے سارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں ❁ حاجی جب شیطان کو کنکر مارتا ہے تو اس کو بے شمار اجر عطا کیا جاتا ہے ❁ حاجی بال منڈواتا ہے تو ہر ہر بال کے بدلے روزِ قیامت ایک نور عطا کیا جائے گا ❁ حاجی جب بیت اللہ کا آخری طواف کرتا ہے تو وہ گناہوں سے بالکل پاک ہو جاتا ہے ❁ مقبول حج کی جزا جنت ہے ❁ حج پچھلے گناہوں کو مٹا دیتا ہے ❁ حاجی اپنے گھر والوں میں سے 4 سو افراد کی شفاعت کرے گا ❁ حاجی جس کے لئے دعائے مغفرت کر دے اس کی بھی مغفرت ہو جاتی ہے ❁ حاجی اللہ کا مہمان (**Guest**) ہے ❁ حاجی کی دعا قبول کی جاتی ہے ❁ حاجی کی تنگ دستی مٹا دی جاتی ہے ❁ جو حاجی سفرِ حج میں فوت ہو جائے روزِ قیامت اپنی قبر سے باآواز بلند تَلْبِیَہ (یعنی لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ) پڑھتے ہوئے اٹھے گا ❁ حاجی کو دورانِ سفر ایک روپیہ خرچ کرنے کے بدلے 10 لاکھ روپے خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے ❁ حاجی طوافِ کعبہ کا شرف حاصل کرتا ہے تو اس پر 60 رحمتیں برستی ہیں ❁ حاجی مسجدِ حرام (یعنی جہاں خانہ کعبہ ہے، اس مسجد) میں نماز پڑھتا ہے تو اس کو 40 رحمتیں نصیب ہوتی ہیں ❁ حاجی مسجدِ حرام میں پہنچ کر صرف کعبہ شریف کی زیارت کرے تو اس پر 20 رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

سُبْحٰنَ اللّٰہ! یہ کیسے عظیم فضائل ہیں، اللہ پاک ہمیں بھی شوقِ حج نصیب فرمائے، کاش...! ہم بھی حج کی سعادت حاصل کریں، یاد رکھئے! حج کرنے کے لئے پیسے کی نہیں بلکہ سچی تڑپ کی ضرورت ہے، رَبّ کے ہاں سچی طلب اور سچی تڑپ دیکھی جاتی ہے، اگر تڑپ

سچی ہو، طلب سچی ہو، شوق سچا ہو تو اللہ کریم کی رحمتیں ضرور ملتی ہیں، ضرور نظرِ کرم ہوتی ہے اور بندے کو حج کی سعادت مل ہی جاتی ہے۔

ہِند سے یکایک کعبے کے رُوبرُو

ہِند کا واقعہ ہے، حج کے ایام تھے،9 ذی الحج (یعنی عرفات) کا دن تھا، ایک بوڑھے میاں جو گھاس کاٹا کرتے تھے وہ اپنے کھیت میں کام کر رہے تھے، اچانک دل میں شوقِ حج نے اَنگڑائی لی، خیال آیا کہ آج یومِ عرفہ ہے، حاجی میدانِ عرفات میں جمع ہوں گے اور رَبِّ کریم کی بارگاہ میں دعائیں، التجائیں کر رہے ہوں، یہ خیال آتے ہی دلِ پُر دَرْد سے ایک آہ نکلی اور نہایت حسرت سے بوڑھے میاں نے کہا: کاش...! میں بھی حج سے مشرف ہوا ہوتا...!!

قریب ہی حضرت شیخ جہانگیر سَمنانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تشریف فرما تھے، آپ نے بوڑھے میاں کی یہ حسرت بھری آواز سنی تو انہیں اپنے پاس بلایا، بوڑھے میاں حضرت شیخ جہانگیر سمنانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضرت شیخ سمنانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے زبان سے نہیں بلکہ ہاتھ کے اشارے سے فرمایا: جایئے! بس اتنا اشارہ ہونے کی دیر تھی، بوڑھے میاں کیا دیکھتے ہیں! ابھی جو ہِند میں تھے، اشارہ ہوتے ہی مسجدِ حرام شریف میں کعبہ شریف کے سامنے موجود ہیں۔

اَللہُ اَکْبَر! بوڑھے میاں کی تو عید ہو گئی، حج کا شوق تھا، حسرت تھی، انہوں نے جھوم جھوم کر طوافِ کعبہ کیا، میدانِ عرفات میں پہنچے، حج کے دیگر افعال کو مکمل کیا، جب حج کے ایام پورے ہو گئے، تو اب بوڑھے میاں کو خیال آیا کہ میرے پاس تو واپسی کا خرچ

نہیں ہے، میں تو اللہ کے ولی کی کرامت کے ذریعے یہاں پہنچا تھا، جو نہی یہ خیال آیا تو بوڑھے میاں نے حضرت شیخ جہانگیر سمنانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اپنے سامنے کھڑا پایا، اب حضرت شیخ جہانگیر سمنانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دوبارہ اشارے سے فرمایا: جایئے! اب کیا دیکھتے ہیں کہ بوڑھے میاں ابھی جو مسجد حرام شریف میں تھے ابھی ہند میں اپنے گھر پر موجود ہیں۔[1]

کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حَسنؔ | بندہ بھی ہُوں تو کیسے بڑے کار ساز کا[2]

اے عاشقانِ رسول! ہو سکتا ہے کسی کے دل میں وَسْوَسہ آئے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ ہِند میں کھڑا ہوا شخص فوراً ہزاروں کلو میٹر دور مکہ مکرمہ پہنچ جائے، اس وسوسے کی کاٹ کے لئے عرض ہے کہ یہ اللہ کے ولی کی کرامت ہے اور اللہ پاک اپنے برگزیدہ بندوں کو، اولیائے کرام کو کرامتوں سے نوازتا ہے اور یہ جو کرامت ہے ہند سے فوراً مکہ مکرمہ پہنچ جانا، اس کرامت کو طَیُّ الْاَرْض کہتے ہیں، (یعنی زمین کو سمیٹ دینا، فاصلے کو سمیٹ دینا) اور طَیُّ الْاَرْض کا ثبوت تو قرآن کریم سے بھی ہے۔ جی ہاں! حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے ایک اُمتی حضرت آصف بن برخیا رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ آپ بھی اللہ پاک کے کامل ولی تھے۔ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کا دربار لگا ہوا تھا، حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: کون ہے جو ملکہ بلقیس کا تخت میرے پاس لے آئے؟ حضرت آصف بن برخیا رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کیا:

اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ؕ (پارہ:19، سورۂ نمل:40)	ترجمۂ کنزُالایمان: میں اُسے حضور میں حاضر کردوں گا ایک پل مارنے سے پہلے۔

یعنی اے اللہ کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام میں پلک جھپکنے سے پہلے ملکہ بلقیس کا تخت آپ کی

1 ...عاشقان رسول کی 130 حکایات، صفحہ: 79۔
2 ...ذوق نعت، صفحہ: 14۔

خدمت میں حاضر کر دوں گا۔

سُبْحٰنَ اللہ! پھر ایسا ہی ہوا، ملکہ بلقیس کا تخت مُلکِ یمن میں، 7 کمروں میں بند تھا، تالے لگے ہوئے تھے، حضرت آصف بن برخیا رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اللہ پاک کی عطا کردہ طاقت کے ذریعے بطورِ کرامت پلک جھپکنے کی دیر میں ملکہ بلقیس کا تخت مُلکِ یمن سے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی خدمت میں حاضر کر دیا۔ معلوم ہوا: اللہ پاک کے ولیوں کے لئے زمین سمیٹ دی جاتی ہے، فاصلے کم کر دیئے جاتے ہیں، لہٰذا اس معاملے میں وسوسے پالنے سے بچنا چاہئے۔ اللہ پاک ہم سب کو ماننے والی عقل نصیب فرمائے۔

عقل کو تنقید سے فرصت نہیں | عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حج کے شوقین کا کام بن گیا

امام ابن جوزی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک عاشقِ رسول تھا، اسے حج پہ جانے کا بڑا شوق تھا، 3 سال تک مسلسل وہ حج کے لئے دعائیں کرتا رہا، گڑگڑا کر رَبّ کی بارگاہ میں عرض کرتا رہا:

بڑا حج پہ آنے کو جی چاہتا ہے | بُلاوا اب آ ئیگا کب یا الٰہی!
مَیں مکّے میں آؤں مدینے میں آؤں | بنا کوئی ایسا سَبب یا الٰہی! (1)

مسلسل 3 سال دعائیں کرتا رہا لیکن اس کے دل کی حسرت پوری نہ ہوئی، چوتھے سال حج کا موسم تھا، دل میں حرمین شریفین پہنچنے اور کعبہ شریف کی زیارت کا شوق پروان چڑھا،

(1)...وسائلِ بخشش، صفحہ:107۔

اس نے تڑپ تڑپ کر اللہ کریم کی بارگاہ میں دعائیں کیں، اب کی بار اس پر کرم ہو ہی گیا، چنانچہ ایک رات جب یہ سویا تو سوئی ہوئی قسمت جاگ اٹھی، آنکھ لگی تو دل کی آنکھیں کھل گئیں، بگڑی بنانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ایک عاشقِ رسول کے دل کی حسرت کو پورا فرمانے کے لئے خواب میں تشریف لائے۔

اُمّت کے حال سے وہ آگاہ ہر گھڑی ہیں | خوابوں میں آرہے ہیں، بِگڑی بنا رہے ہیں

رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اُس عاشق کو فرمایا: تم اِس سال حج کے لئے چلے جانا۔

رسولِ اکرم ،نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زبان مُقدّس سے حج کی اجازت کی خوشخبری سنتے ہی اُس عاشقِ رسول کی آنکھ کھل گئی۔ بارگاہِ نبوت سے حج کی اجازت مل چکی تھی، اس کا دِل خوشی سے جھوم رہا تھا، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی میٹھی میٹھی پیاری پیاری آواز اس کے کانوں میں رَس گھول رہی تھی، وہ بہت خوش تھا لیکن اچانک یاد آیا کہ حج کی اجازت تو مل گئی مگر میرے پاس تو اتنے اسباب ہی نہیں ہیں کہ حج پر جاسکوں، یہ خیال آنے کی دیر تھی، ساری خوشی غم میں تبدیل ہو گئی۔

دوسری رات ہوئی، پھر رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم خواب میں تشریف لائے، پھر ارشاد فرمایا: تم اِس سال حج کے لئے چلے جانا۔

وہ عاشقِ رسول اپنی بے سروسامانی کا ذکر نہ کر سکا، تیسری رات پھر کرم ہوا، پھر اللہ کے رسول، رسولِ مقبول صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: تم اس سال حج کے لئے چلے جانا۔ اس بار بھی یہ اپنی پریشانی بیان نہ کر پایا، آخر چوتھی رات پھر کرم ہوا،

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خواب میں تشریف لائے تو اس نے عرض کر ہی دیا کہ یا رسولَ اللہ، یا حَبِیْبَ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے پاس تو زادِ راہ بھی نہیں ہے، میں کیسے حج کے لئے جاسکتا ہوں؟

پاس مال و زَر نہیں اُڑنے کو بھی پَر نہیں | کر دو کوئی انتظام تم پہ کروڑوں سلام

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں؟ تمہارے پاس زادِ راہ ہے، تم اپنے مکان کی فلاں جگہ کھودو، وہاں تمہارے دادا کی زِرَہ موجود ہوگی، اتنا فرما کر نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لے گئے۔ صبح کو عاشقِ رسول کی آنکھ کھلی، بہت خوش تھا، نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بتائی ہوئی جگہ سے کھودنا شروع کیا، واقعی وہاں ایک قیمتی زِرَہ موجود تھی، اس نے وہ زرہ فروخت کی اور حج کے لئے روانہ ہوگیا۔ (1)

جسے چاہا دَر پہ بُلا لیا | جسے چاہا اپنا بنا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے | یہ بڑے نصیب کی بات ہے

شوقِ حج کیسے بڑھائیں

اے عاشقانِ رسول! پتا چلا! حج کے لئے مال و اسباب کی نہیں، شوق اور تڑپ کی ضرورت ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے دِل میں شوقِ حج بڑھائیں ❁ حج کے فضائل پڑھیں، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دل میں شوقِ حج پیدا ہوگا ❁ کاش! ہم اپنا یہ معمول بنائیں کہ رات کو کسی وقت تنہائی میں بیٹھ جائیں کبھی کعبہ شریف کا تَصَوُّر باندھیں ❁ کبھی منیٰ

❶... عیون الحکایات، جلد: 2، صفحہ: 223۔

شریف کا تَصَوُّر باندھیں ❁ تَصَوُّر ہی تَصَوُّر میں کبھی میدانِ عرفات میں پہنچیں ❁ کبھی لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك کی صدائیں لگائیں ❁ صفا مروہ کی سعی کریں۔ پھر اپنی محرومی کو تَصَوُّر میں لاکر اللہ کریم کی بارگاہ میں گِڑگِڑا کر دعائیں کریں: یا اللہ! مجھے حج کی سعادت عطا فرما، اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْکَرِیْم! حج کا شوق پیدا ہو گا، آنکھوں سے آنسو نکلیں گے، تو اللہ پاک کی رَحمت سے بڑی اُمّید ہے کہ کرم ہو گا، دِل میں شوقِ حج بھی بڑھے گا اور اللہ پاک نے چاہا تو حج کا بُلاوا بھی نصیب ہو ہی جائے گا۔

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بہت خوبصورت 3 کتابیں ہیں: **عاشقانِ رسول کی 130 حکایات**، **رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن** اور **رَفِیْقُ الْمُعْتَمِرِیْن** یہ کتابیں پڑھیں، دل میں شوقِ حج بڑھانے کا انتہائی زبردست نسخہ ہیں۔ اپنے والدین اور مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے اور اپنی قبرو آخرت کو بہتر بنانے کے لئے حج و عمرہ پر جانے والوں کو تحفۃً پیش کریں، حج اور عمرہ کرنے والے ان کتابوں کو پڑھیں گے، اچھے انداز میں حج و عمرہ ادا کر پائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْکَرِیْم! ہمیں بھی اس کی برکتیں ملیں گی، کیا خبر کہ اس نیک عمل کے صدقے ہمیں بھی مدینۂ مُنَوَّرَہ اور مکہ مکرمہ کا بلاوا مل جائے۔

جان و دِل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے | تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدنی قافلہ

اے عاشقانِ رسول! شوقِ حج بڑھانے کے لئے صحبت بھی بہت اثر رکھتی ہے، اس لئے دل میں نیکیوں کی رغبت بڑھانے، گناہوں سے نفرت پانے، شوقِ حج اور شوقِ مدینہ

بڑھانے، مکّے مدینے کی محبت سے دل کو پُر نور بنانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے اِنْ شَآءَاللّٰہُ الْکَرِیْم! دین و دنیا کی بے شمار برکتیں نصیب ہوں گی۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام **مدنی قافلہ** بھی ہے۔

سفرِ مدینہ کی سعادت مل گئی!

شیخوپورہ (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے: الحمدللہ! مجھے عُمرہ شریف کرنے کا شَرَف ملا، وہاں قُصُور (پنجاب، پاکستان) کے ایک قاری صاحِب سے ملاقات ہوئی، اُنھوں نے بتایا میں نے دعوتِ اسلامی کے عاشِقانِ رسول کے ساتھ تین دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت حاصِل کی اور وہاں خوب رو رو کر مدینۂ منوّرہ کی حاضِری کے لئے دُعا مانگی۔

دُعا کی قَبولیّت کے آثار یوں ظاہِر ہوئے کہ جب مَدَنی قافِلے سے واپس آیا اور حسبِ معمول بچّوں کو قرآنِ پاک پڑھانے کے لئے کسی کے گھر پہنچا۔ تو صاحِبِ خانہ کافی مہربانی سے پیش آئے اور کہا: قاری صاحِب! مَا شَآءَ اللّٰہ! آپ ہمارے بچّوں کو قرآنِ پاک کی تعلیم دیتے ہیں، اگر آپ کی کوئی خواہش ہو تو بتا دیجئے، ابتِداءً میں نے ٹال مٹول سے کام لیا مگر اُن کے اِصرار پر کہہ دیا کہ دیدارِ مدینہ کی آرزو ہے۔ اُنھوں نے مجھے فوری طور پر اَخراجات پیش کر دیئے اور یوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مَدَنی قافِلے میں دُعا کرنے کی بَرَکت سے مجھ جیسے گنہگار اور غریب آدمی کو مدینۂ منوّرہ کی حاضِری کا شَرَف نصیب ہو گیا۔

مانگو آ کر دُعا پاؤ گے مُدّعا | در کرم کے کھلیں قافلے میں چلو

گر مدینے کا غم چاہیئے چشمِ نَم | لینے یہ نعمتیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ماہنامہ فیضانِ مدینہ اپلی کیشن کا تعارف

اے عاشقانِ رسول! دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے ماہنامہ فیضانِ مدینہ اپلی کیشن متعارف کروائی گئی ہے،اس اپلی کیشن میں یہ بہترین آپشنز(**Options**) موجود ہیں: ❀پچھلے تمام ماہنامہ فیضانِ مدینہ کی **PDF**❀تمام ماہناموں کے مضامین (آرٹیکلز) ٹیکسٹ کی صورت میں موجود ہیں، جن کو کاپی کرکے شیئر بھی کیا جاسکتا ہے❀سرچ آپشن(**Search option**) جس میں تمام ماہناموں میں سرچ کرکے کوئی بھی چیز تلاش کی جاسکتی ہے❀تمام مضامین موضوعات کے اعتبار سے ترتیب دیئے گئے ہیں،اپنے اسمارٹ فون میں یہ اپلی کیشن ڈاؤن لوڈ(**Download**) کرلیجئے!خود بھی فائدہ اٹھایئے اور دوسروں کو ترغیب بھی دلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعَادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔(1)

---

(1)...مشکوٰۃ، کتاب: الایمان، باب: الاعتصام، جلد: 1، صفحہ: 55، حدیث: 175۔

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

قبرستان کی حاضری کی سنتیں اور آداب

2 فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم: **(1):** قبروں کی زیارت کرو کیونکہ یہ دُنیا میں بے رغبتی کا سبب اور آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔[1] **(2):** جو اپنے والدین دونوں یا ایک کی قبر کی ہر جمعہ کے دن زیارت کرے گا، اُس کی مغفرت ہو جائے گی اور نیکوکار لکھا جائے گا۔[2]

اے عاشقانِ رسول! ❀ قبورِ مسلمین (یعنی مسلمانوں کی قبروں) کی زیارت سنت اور مزاراتِ اولیاءِ کرام و شہدائے عظام کی حاضری سعادت بَر سعادت اور انہیں ایصالِ ثواب پسندیدہ عمل ہے ❀ مزار شریف یا قبر کی زیارت کیلئے جاتے ہوئے راستے میں فضول باتوں میں مشغول نہ ہوں ❀ قبر کو سجدۂ تعظیمی کرنا حرام ہے اور اگر عبادت کی نیّت ہو تو کفر ہے ❀ قبرستان میں اُس عام راستے سے جائیں، جہاں ماضی میں کبھی بھی مسلمانوں کی قبریں نہ تھیں، جو راستہ نیا بنا ہوا ہو اُس پر نہ چلیں۔ **فتاوٰی شامی** میں ہے: (قبرستان میں قبریں مٹا کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس پر چلنا حرام ہے ❀ بلکہ نئے راستے کا صرف گمان (یعنی شک) ہو تب بھی اُس پر چلنا ناجائز و گناہ ہے ❀ کئی مزاراتِ اولیا پر دیکھا گیا ہے کہ زائرین کی سہولت کی خاطر مسلمانوں کی قبریں مِسمار (یعنی توڑ پھوڑ) کر کے فرش بنا دیا جاتا ہے، ایسے فرش پر لیٹنا، چلنا، کھڑا ہونا، تِلاوت اور ذِکر و اَذکار کیلئے بیٹھنا وغیرہ حرام ہے، جہاں ایسی صورت حال ہو وہاں دُور ہی سے فاتحہ پڑھ لیجئے ❀ قبر کے اوپر **اگر بتی** نہ

---

1 ...ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی زیارۃ القبور، صفحہ: 252، حدیث: 1571۔

2 ...شُعَبُ الایمان، جلد: 6، صفحہ: 201، حدیث: 7901۔

جلائی جائے اس میں سوئے ادب (یعنی بے ادبی) اور بد فالی ہے، ہاں اگر (حاضرین کو) خوشبو (پہنچانے) کے لیے (لگانا چاہیں تو) قَبْر کے پاس خالی جگہ ہو وہاں لگائیں کہ خوشبو پہنچانا محبوب (یعنی پسندیدہ) ہے ❀ قبروں کی زیارت کے لیے یہ 4 دن بہتر ہیں: پیر، جمعرات، جمعہ، ہفتہ۔ جمعہ کے دن نمازِ فجر کے بعد زیارتِ قبور افضل ہے۔[1]

مختلف سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حصہ:16، اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خریدیئے اور پڑھئے، سنّتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو | سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو | ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

---

[1]... 550 سنّتیں اور آداب، صفحہ: 87 تا 90 ملتقطاً۔

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر (70) دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

عَلّامہ اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک

---

1 …اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔
2 …اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔
3 …قَوْلُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔

بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔[1]

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام علیہم الرِّضوان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[2]

﴾6﴿ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شخص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[3]

﴾1﴿ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[4]

---

1 ...اَفضلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔
2 ...قَولُ البَدیع، باب اَوَّل، صفحہ: 125۔
3 ...الترغیب والترہیب، کتابُ الذِّکر والدُّعا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔
4 ...مَجمَعُ الزَّوائِد، کتابُ الْاَدْعِیَہ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔

﴿2﴾ گویا شَبِ قَدْر حاصل کرلی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ (1)

---

1 ... تاریخِ اِبنِ عَساکِر، جلد:19، صفحہ:155، حدیث:4415۔